پروگرام نمبر : 01 جنوری 2023ء

پروگرام
تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ (66:7)

قیادت تربیت

تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عند الضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

PROGRAMME No. : 01 JANUARY 2023

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ..................................ضلع..............................صوبہ....................

بتاریخ:.....................بروز..........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

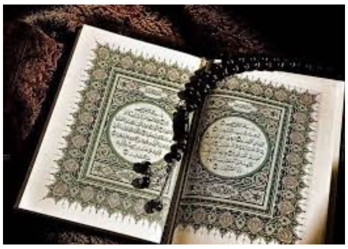

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ
غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا
تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً
نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ
يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (التحریم : 7-9)

ترجمہ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اُس پر بہت سخت گیر قوی فرشتے (مسلط) ہیں۔ وہ اللہ کی، اُس بارہ میں جو وہ انہیں حکم دے، نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو وہ حکم دیئے جاتے ہیں۔ اے وہ لوگو جنہوں نے کفر کیا! آج عذر پیش نہ کرو۔ یقیناً تمہیں صرف اُسی کی جزا دی جائے گی جو تم کیا کرتے تھے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ نبی کو اور ان کو رُسوا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ ان کا نور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

تربیت اولاد اور انصارُ اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2022ء کے سالانہ اجماع مجلس انصار اللہ کے لئے مرسلہ پیغام میں تربیت اولاد کی طرف اراکین انصار اللہ بھارت کو خصوصی توجہ دلائی تھی۔ لھٰذا اس مناسبت سے امسال کے مواد تربیتی جلسہ، تربیت اولاد کے مختلف موضوعات پر بھجوائے جائیں گے۔ اور اس میں بزرگان سلسلہ کے اس عنوان سے متعلق مضامین کو ہی بطور تقریر شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت

عہد انصار اللہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے		تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اِس دل میں بھرا ہے		زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے		ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
نجات اِن کو عطا کر گندگی سے		بَرات اُن کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے		بچانا اے خدا! بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی		فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الْاَعَادِی
عیاں کر اُن کی پیشانی پہ اقبال		نہ آوے اُن کے گھر تک رُعبِ دجال
بچانا اُن کو ہر غم سے بہر حال		نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی اُمید ہے دل نے بتا دی		فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الْاَعَادِی

(الحکم 10 دسمبر 1901ء)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

درس حدیث

اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(ابن ماجه كتاب الادب باب بر الوالد)

حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

باپ کی شفقت اور ماں کی مامتا دنیا میں ضرب المثل ہیں...لیکن جس طرح ہر جذبہ غلط اور ناجائز استعمال سے بعض دفعہ برے نتائج پیدا کرتا ہے۔اسی طرح بعض جاہل مائیں، ناعاقبت اندیش باپ، اولاد کی زندگی تباہ کر دیتے ہیں جب بے جالاڈ اور غلط پیار سے بچے بگڑ جاتے ہیں۔ان کے اخلاق تباہ ہوجاتے ہیں وہ جاہل رہ جاتے ہیں۔اور دنیا کیلئے بجائے مفید ہونے کے نقصاندہ اور خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔پس خدا نے ہر زمانہ میں اپنے نبی بھیج کر ان کو دنیا کے لئے فطری جذبات کے استعمال میں نمونہ بنایا اور ہمارے لئے وہ انسان نمونہ بنایا گیا ہے جو سب کا خاتم یعنی جامع ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے لڑکے اور لڑکیاں، دونوں عطا کئے۔
اسی طرح اگر بچے کی بھلائی اور اس کی روحانی یا جسمانی تربیت کے لئے بچے کو اس کی والدہ سے الگ کئے جانے کی ضرورت پڑے تو بہت سی مائیں بچے کی اخلاقی تباہی برداشت کر لیں گی مگر اپنے سے جدا نہ کریں گی۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بچہ ابراہیم کو ایک لوہار کے سپرد کیا کہ اس کی بیوی اس کو دودھ پلایا کرے۔اور بچہ کی صحت کی خاطر اسے گھر سے باہر بھیج دیا حالانکہ اس وقت آپؐ کے صاحبزادہ کی عمر صرف دو ماہ کی تھی۔پس بچہ کے وجود سے یہ غرض نہیں کہ وہ ہمارا کھلونا بنے اور صرف ہمارا دل بہلانے کے لئے اور چومنے اور چاٹنے کے لئے ہمارے پاس موجود رہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی ہمارے پاس ایک امانت ہے۔
...والدین کو خود ان کی عزت کا خیال کرنا چاہئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں اے لوگو اپنے بچوں سے عزت سے پیش آیا کرو۔بعض نوجوان صرف اس لئے باپ کا مقابلہ کرتے اور نافرمان بن کر دین و دنیا کی تباہی خرید لیتے ہیں کہ باپ اپنے باپ ہونے کے زعم میں ان سے بات چیت میں وہ سلوک کرتے ہیں جسے بچے اپنے دوستوں کی نگاہ میں اپنے لئے باعث ذلت سمجھتے ہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ جب اپنے گھر سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر تشریف لے جاتیں تو آپؐ کھڑے ہو کر ملتے اور اپنی جگہ انہیں بٹھاتے، اپنا تکیہ ان کو دیتے۔کیا اس سے بڑھ کر اولاد کی عزت کی کوئی مثال ہے؟ پھر یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپؐ کی لڑکی سیدۃ النساء اور امام حسنؓ اور حسینؓ سیدا شباب الجنۃ ہوئے۔ (بحوالہ: روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9/ اکتوبر 2004ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ، اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے!

دعا مومن کا سب سے بڑا ہتھیار اور قیمتی خزانہ ہے۔ دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔ یہ وہ تیر بحدف نسخہ ہے جس کا وار خطا نہیں جاتا۔ پس جس نے دعاؤں کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا اُس نے خیر، کامیابی اور فلاح کے رستے کو پالیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اپنے مومن بندوں کو اپنی اولاد کے لئے دعا کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:75)

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے ...

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے ...

''ہدایت اور تربیتِ حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیے... ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آدابِ تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھائی ہے کہ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ سو اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ، اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 456-457)

''پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لیے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اُس کو متقی اور دیندار بنانے کی سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم اُن کے لیے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اُسی قدر کوشش اِس امر میں کرو۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 444)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

اپنی نسلوں کی تربیت کی فکر کی ضرورت ہے۔

سب سے اہم بات اس سلسلے میں ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں!

’’جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت اور اسلام کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ اس خدا کی تقدیر ہے جو تمام طاقتوں کا مالک خدا ہے اور وہ ناقابل شکست اور غالب ہے۔ اگر کوئی ہم میں سے راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے، اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں، اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے میں کمی ہماری اولادوں کو دین سے دُور لے جاتی ہے ... تو اس میں سے دین کے غلبے کے فیصلے پر کوئی فرق نہیں پڑتا، ہاں جو کمزوری دکھاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ دوسروں کو سامنے لے آتا ہے اور لوگوں کو سامنے لے آتا ہے، نئی قومیں کھڑی کر دیتا ہے۔ پس اس اہم بات کو اور یہ بہت ہی اہم بات ہے ہمیں ہمیشہ ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کی فکر کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم بات اس سلسلے میں ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں۔‘‘ (خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 507)

’’پھر ایک عام بات ہے جس کی طرف والدین کو توجہ دینی ہوگی۔ وہ ہے اپنے بچوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کریں، اُنہیں متقی بنائیں اور یہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک والدین خود متقی نہ ہوں یا متقی بننے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ جب تک عمل نہیں کریں گے مُنہ کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اگر بچہ دیکھ رہا ہے کہ میرے ماں باپ اپنے ہمسائیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے، اپنے بہن بھائیوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں، ذرا ذرا سی بات پر میاں بیوی میں، ماں باپ میں ناچاقی اور جھگڑے شروع ہو رہے ہیں تو پھر بچوں کی تربیت اور ان میں تقوٰی پیدا کرنا بہت مُشکل ہو جائے گا۔ اس لئے بچوں کی تربیت کی خاطر ہمیں بھی اپنی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔‘‘ (خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 150)

’’اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہم مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے بشرطیکہ مسلمان اِس طرف توجہ دیتے ہوئے اِس پر عمل کرنے والے ہوں کہ قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر بچوں کی پیدائش سے پہلے سے لے کر تربیت کے مختلف دَوروں میں سے جب بچہ گزرتا ہے تو اُس کے لیے دعائیں بھی سکھائی ہیں اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم یہ دعائیں کرنے والے اور اِس طریق کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینے والے ہوں تو ایک نیک نسل آگے بھیجنے والے بن سکتے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 14/جولائی 2017ء)

منظوم کلام

حضرت مصلح موعودؓ

ہے مری آخر میں یہ، یا رب دعا
سایہ رکھ اس پر تو اپنے فضل کا!

اخبار الحکم جلد 9۔ 30 جون 1905ء

اے خدا تُو نے جو یہ لڑکا دیا	کر اسے سب خوبیاں بھی اب عطا
یا الٰہی ! عمرِ طبعی اس کو دے	رکھ اسے محفوظ رنج و درد سے
ہو یہ سرشار الفتِ دیں میں مدام	رکھ اسے کونین میں تو شاد کام
خوف سے تیرے رہے دل پر خطر	پہنچے اس کو اہلِ دنیا سے نہ شر
مہربانی کی تُو اس پہ رکھ نظر	کر عنایت اس پہ تُو شام و سحر
دین و دنیا میں بڑا ہو مرتبہ	عمر و صحت بھی اسے کر تو عطا
تیرا دلدادہ ہو دیں پر ہو فدا	ہو یہ عاشق احمدِ مختار کا
غیرتِ دینی ہو اس میں اس قدر	واسطے دیں کے ہو یہ سینہ سپر
ہے مری آخر میں یہ، یا رب دعا	سایہ رکھ اس پر تو اپنے فضل کا

یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ میاں عبدالحی کی تقریب ختمِ قرآن کے موقع پر لکھی گئی۔

تقریر:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ○ (التحریم 7)

مری اولاد جو تیری عطا ہے ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں

آج خاکسار اس پُر رونق مجلس میں قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا ایک مختصر مضمون آج بطور تقریر پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔ یہ مضمون تربیت اولاد کے سلسلہ میں ایک بہترین اور جامع لائحہ عمل ہے۔ اس لئے میرے خیال ہیکہ جہاں اس مضمون میں حضرت میاں صاحبؓ نے احمدی ماؤوں کو مخاطب کیا ہے وہاں ماں اور باپ دونوں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میرے دل و دماغ پر یہ خیال ہمیشہ غالب رہا ہے کہ بعض لحاظ سے تربیت کا پہلو تبلیغ کے پہلو سے بھی زیادہ ضروری اور اہم ہے کیونکہ اگر ہم تبلیغ کے ذریعہ ساری دنیا کو بھی مسلمان بنالیں یا سارے مسلمانوں کو احمدی کرلیں مگر وہ پکے اور سچے مسلمان نہ ہوں تو ایسے لوگوں کا ہمیں چنداں فائدہ نہیں بلکہ اس قسم کے لوگ اسلام اور احمدیت کی بدنامی کا موجب ہوسکتے ہیں۔ لیکن اگر تعداد تو تھوڑی ہو مگر مسلمان ہونے والے یا احمدی بننے والے پکے اور مخلص ہوں تو خدا کے فضل سے اس قسم کی تھوڑی تعداد بھی بڑی طاقت کا موجب ہوسکتی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ (البقرہ:250) یعنی کتنے ہی تھوڑی تعداد کے لوگ ہوتے ہیں جو خدا کے حکم سے (یعنی اس کے احکام پر عمل کر کے) بڑی بڑی تعداد والوں پر غالب آجاتے ہیں۔ پس تربیت کا سوال بڑا ضروری ہے اور بڑا اہم ہے ...

احمدی ماؤں میں یہ احساس پیدا ہوجائے کہ وہ اپنے بچوں میں اور خصوصاً اپنی لڑکیوں میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم بچپن کے زمانہ میں ہی ایسی راسخ کردیں کہ وہ اسلام کی جیتی جاگتی تصویر بن جائیں اور انہیں دیکھ کر لوگ خوش ہوں کہ اُن کے چہروں پر دینداری اور روحانیت کا نور نظر آتا ہے۔

یادرکھنا چاہئے کہ تربیت کا زمانہ بچے کی ولادت کے ساتھ ہی شروع ہوجاتا ہے۔اسی لئے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتو اس کے پیدا ہوتے ہی اس کے دائیں کان میں اذان کے الفاظ دُہرائے جائیں اوراُس کے بائیں کان میں اقامت کے الفاظ دُہرائے جائیں۔اس حدیث میں اذان ایمان کی قائم مقام ہے اوراقامت عمل کی قائم مقام ہے۔گویا یہ تعلیم دی گئی ہے کہ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے ایمان اورعمل کی تربیت کا زمانہ شروع ہوجاتا ہے اور ماں باپ کوشروع سے ہی اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بعض والدین اس غلطی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ پیدا ہونے والا بچہ تو گویا صرف گوشت کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے اور بعد میں بھی وہ کئی سال تک دینی اور اخلاقی باتوں کو سمجھنے کے قابل نہیں ہوتا۔مگر ایسا خیال کرنا بڑی غلطی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ غیر شعوری طور پر ولادت کے ساتھ ہی تاثر اور تاثیر کا زمانہ شروع ہوجاتا ہے اور والدین کا فرض ہے کہ اسی زمانہ سے بچوں کی تربیت کا خیال رکھیں اور نگرانی شروع کردیں۔آجکل علم النفس کی ترقی نے بھی یہی بات ثابت کی ہے جو ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سوسال پہلے بظاہر امّی ہونے کے باوجود عرب کے صحراء میں فرمائی تھی کہ بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا انتظام کرو۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ ماؤں کے قدموں کے نیچے بچوں کے لئے جنت ہے اِس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر مائیں بچپن سے ہی بچوں کی اچھی تربیت کریں اوران کے اعمال کی نگرانی رکھیں تو وہ ان کو جنت کے رستہ پر ڈال کر ابدالآباد کی نعمتوں کا وارث بنا سکتی ہیں۔

پس میں اپنے اس مختصر سے نوٹ کے ذریعہ احمدی ماؤں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بچپن سے ہی بلکہ بچوں کی ولادت کے ساتھ ہی ان کی تربیت کا خیال رکھنا شروع کردیں اوران کو ایسے رستہ پر ڈال دیں جو جنت کا رستہ ہے تاکہ بڑے ہو کر وہ اسلام اوراحمدیت کے بہادر سپاہی بن سکیں اور ان کے دلوں میں خدا کی محبت اور رسولؐ کی محبت اور مسیح موعودؑ کی محبت ایسی راسخ ہوجائے کہ وہ اس کے لئے ہر جائز قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

تربیت کے معاملہ میں ماؤں کو جن خاص باتوں کا خیال رکھنا چاہئے وہ خدا کے فضل سے قرآن مجید میں تفصیلی طور پر مذکور ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کشتی نوح اور ملفوظات میں بھی ان پر خاص زور دیا گیا ہے۔احمدی ماؤں کو چاہئے کہ اِن کتابوں کو پڑھیں اور پھر بچوں کی تربیت میں اِن کتابوں میں درج شدہ ہدایات پر عمل کریں ...

مختصر طور پر احمدی ماؤں کو چاہئے کہ اپنے بچوں میں خصوصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔یعنی خدا اور رسولؐ اور مسیح موعودؑ کی محبت۔خلافت کے ساتھ وابستگی۔نماز کی پابندی۔دعاؤں کی عادت۔

سچ بولنے کی عادت۔ جماعت کی مالی امداد میں حصہ لینا۔ بوقتِ ضرورت اسلام اور احمدیت کے لئے ہر جائز قربانی کے واسطے تیار رہنا۔ تبلیغِ اسلام کا جذبہ۔ دیانت داری۔ گالی گلوچ سے پرہیز۔ ہمدردیٔ خلق اللہ۔ مرکز کی طرف سے جاری شدہ تنظیموں یعنی اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ میں منظم ہو کر رہنا وغیرہ وغیرہ۔

نیز احمدی والدین کو یہ بھی چاہئے کہ جب وہ جلسہ سالانہ یا دوسرے اجتماعوں کے وقت مرکز میں آئیں تو حتی الوسع اپنے بچوں کو بھی ساتھ لائیں اور ان کو سلسلہ کے مختلف ادارے دکھا کر بتائیں کہ یہاں خدمتِ دین کا یہ یہ کام ہوتا ہے تا کہ ان کے دل میں دلچسپی اور وابستگی پیدا ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے بھی ملائیں۔

سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ ماں باپ کا یہ فرض ہے کہ ہمیشہ اپنے بچوں کی دینی اور دنیوی بہتری کے لئے خدا کے حضور دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ سب احمدی والدین ضرور ایسا کرتے ہوں گے لیکن جس بات پر میں اس جگہ خاص زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ احمدی والدین کو چاہئے کہ اپنی دعاؤں میں صرف دنیا کی ترقی کو ہی مدنظر نہ رکھیں بلکہ لازماً اپنے بچوں کی دینی اور روحانی ترقی کی دعا کو بھی اپنی روزمرہ کی دعاؤں میں شامل کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث میں فرماتے ہیں کہ ماں باپ کی دعا بچوں کے حق میں خاص طور پر زیادہ قبول ہوتی ہے اور وہ والدین بڑے بدقسمت ہیں جو اپنے بچوں کو ان دعاؤں سے محروم رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق دے تا کہ جماعت کی آئندہ نسلیں ہمیں بدنام کرنے والی نہ بنیں بلکہ اسلام اور احمدیت کے نام کو روشن کرنے والی بنیں اور ہم خدا کے حضور سرخرو ہو کر پہنچیں۔ آمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (محررہ 18 نومبر 1961ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

❁❁❁❁❁

(ماخوذ از سہ روزہ الفضل لندن۔ 7 جولائی 2020ء)